حافظِ قرآن بتائی جاتی ہیں جو کہ اُن کو روزانہ قرآن مجید سناتی تھیں۔

دختران اسلام نے علوم وفنون کی سرپرستی اور حوصلہ افزائی عملی طور پر کرتے ہوئے تدریسی ادارے قائم کرنے کا شرف بھی حاصل کر کے اپنی علم دوستی کا بیّن ثبوت فراہم کیا۔ مشہور ومعروف تدریسی ادارے دمشق، بغداد اور مصر میں معرضِ وجود میں آئے جن کے بانیوں میں سلطان صلاح الدین ایوبی کے خاندان کی خواتین سرِفہرست نظر آتی ہیں۔ دمشق میں رابعہ بنت نجم الدین اور سِتّ الشام بنت نجم الدین (صلاح الدین ایوبی کی بہنیں) نے مدارس قائم کیے۔ ایک اور شہزادی عذرا بنت نور الدولہ نے العذراویہ کی بنیاد رکھی۔ شاہی خاندان کی ایک خاتون بنتِ عز الدین نے الاتابکیہ قائم کیا۔ خاتون عزیزہ نے المردانیہ کی بنیاد ڈالی۔ ایک اور مدرسہ الدّامغیہ قائم کیا گیا جو ایک جیّد عالم دین شجاع الدین بن الدامغ کی بیوی کی علم دوستی کا نتیجہ تھا۔

فاس میں جامعہ قرویین کو بہت شہرت حاصل ہوئی۔ اور یہ ایک رئیس زادی جو فاطمہ کہلاتی تھیں، کے شوقِ علم کا نتیجہ تھا۔ بغداد کی بنت ابی یعقوب جو کہ مشہور معروف معلمہ تھیں، اپنے نام کو ایک مدرسۂ لڑکیوں کی تعلیم کے لئے کھول کر پائندہ بنا دیا۔ مصر میں شہزادی عصمۃ الدین بنت العادل نے القطبیہ کے نام سے ایک تعلیمی ادارہ قائم کیا۔ اسی طرح مصر ہی میں ایک امیر شخص کی بیوی عشوراء بنت ساروع نے ایک تعلیمی درسگاہ کی بنیاد رکھی۔

بقیہ نظرات

ایوانوں میں زلزلہ سا آجاتا تھا، وہ چمن خاموش ہوگیا اجڑ گیا جس میں "آئینِ جواں مرداں حق گوئی و بیباکی" کے جیتے جاگتے، ہنستے اور بولتے ہوئے پھول مہک رہے تھے، جمیل مہدی کی وفات ایک فرد کی ہی موت نہیں ہے بلکہ ایک دورِ حریت، آزادیٔ فکر و ضمیر، خود داری و خود اعتمادی کے ایک درخشاں عہد کی موت ہے۔ دیوبند کے "خطۂ صالحین" (قبرستان قاسمی) میں سینکڑوں اولیائے کاملین، مفسرین، محدثین اور شہدائے کرام کے مزارات کے درمیان صرف جمیل مہدی کی تدفین عمل میں نہیں آئی بلکہ ملی دردمندی، خلوص، بے غرضی اور بے خوف اظہار خیال کی گراں قیمت روایات منوں مٹی کے نیچے دفن ہوگئی ہیں۔ اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ اس دورِ زوال و پستی میں جب کہ بہت سے قلم اور بہت سی زبانیں بازار کی ایک جنس بن کر رہ گئی ہیں، ان گراں مایہ قدروں اور روشن روایات کی بڑی اہمیت ہے جن کو جمیل مہدی نے اپنا خونِ دل و جگر دے کر زندہ رکھا اور آخر دم تک ان کو سینے سے لگائے رہے۔

حق تعالیٰ شانہٗ مرحوم کی بال بال مغفرت فرمائے، جنت الفردوس میں جگہ دے اور تمام پس ماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا فرمائے، قارئین کرام سے پرخلوص گذارش ہے کہ مرحوم کے لئے ایصالِ ثواب کا خاص اہتمام فرمائیں۔ یہ ادارہ برہان اور خود راقم الحروف پر بہت بڑا احسان ہوگا!